جلوہ نما بر مسندِ عالی سیفِ دیں شہ کا جانی ہے

جلوہ نما بر مسندِ عالی سیفِ دیں شہ کا جانی ہے
چاند سا مکھڑا چاند نے جنکی قدرِ ملاحت جانی ہے

آقا ہمارا مولی محمد لؤلؤ مناقب، دریا دل
سینہء اقدس جنکا لبالب پُر اَز علوم و معانی ہے

اِنَّ مَدِيحَكَ شُغْلُ لِسَانِيْ كَيْفَ لِمِثْلِكَ نِسْيَانِيْ
اِنَّكَ اَنْتَ لَنُوْرُ جَنَانِيْ قول یہ میرا جنانی ہے

مولی ہمارا سیف دیں صاحب، برہانِ دیں شہ کا جانی ہے
مولی ہمارا برہانِ دیں یہ سیفِ دیں شہ کا جانی ہے
رکھیو سلامت انکو خدایا یہ تو اُنہوں کی نشانی ہے

ناص اِنہوں کے سیف دیں صاحب ناص اُنہوں کے بدر الہدی
جنکی جہاں میں عرش بریں سی مجد و عُلی کی مبانی ہے

رشکِ ملک ہے خُلق اِنہوں کا رشکِ فلک ہے اِنہوں کا جاہ
ایسے سخی ہیں کہ جنکی سخاوت آگے دریا پانی ہے

داعی خدا کے بحق ہیں امام العصر کے نائبِ مطلق ہیں
مانا نبی کو اور خدا کو باتیں اِنہوں کی جو مانی ہے

دل کو ہے اِن کے فعلِ ترحم، لب کو ہے شغلِ دعاء ہر دم
آنکھوں کو اِنکی ہے کارِ مروت، ہاتھوں کو فیض رسانی ہے

راحتِ جانِ امامِ زماں ہیں، رکنِ رکیں ہے اُنہو کے یہی
تن پہ اُنہوں کے یہ درعِ متیں ہے ہاتھ میں سیفِ یمانی ہے

دَور میں اِنکے ہیں علم کو حرمت، ورع کو عزّت، دیں کو شرف
نفس کی جوہر شناسی از بس، عقل کی مرتبہ دانی ہے

کوہ سا اِن کو ثباتِ قدم ہے اَبر سی فیض رسانی ہے
عرشِ بریں سی اِنکی بلندی ماہ سی جلوہ کُنانی ہے

طبع کو شاہ کی لطف ہے ایسا جس سے خجل ہے نسیمِ سحر
حلم کو ایسا ہی بارِ گِراں ہے جس سے زمیں کو گِرانی ہے

طائرِ وَہم کوکب ہے یارا انکی جو پہنچے وہاں کہ جہاں
اوجِ شرف ہے ایسا کہ جس کا عرش کا عالی دانی ہے

پھبتے ہیں دائم زیورِ تقوی رہتے ہیں قصرِ معالی میں
باقی وہ ہے جو قصر کہ جس کا خالقِ اکبر بانی ہے

دل میں اِنھوں کے رافت و رِقّت آنکھوں میں شرم و مُرُوّت ہے
لب تو ہے صَرفِ حقائق خوانی سینے میں رازِ نہانی ہے

شال اڑھاؤں

سجدہ بجاؤں ، خوان بدھاؤں موتی لُٹاؤں شہ کے اوپر
آج خوشی ہے سالگرہ کی چاروں طرف سے تہانی ہے

آپ کا شاہا عبدعلی پر رہوے توجُّہ و جہِ کرم
شاہ کا وجہ تو باقی سدا ہے اور جو ہے سو وہ فانی ہے

✻✻✻✻✻